ایم۔ وائی گورپیڈ
بنام۔
شیواجی راؤ ایم پویل اور دیگران

4 ستمبر 2002

جی۔ بی۔ پٹنائک، ڈوریسوامی راجو اور ایس۔ این۔ واریاوا، جسٹسز۔

انتخابی قوانین: عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951؛ دفعات 81، 86 اور 117: انتخابی درخواست - دفعہ 117 - درخواست کی لاگت کی ضمانت - انتخابی درخواست گذار کے علاوہ کسی اور شخص کے ذریعے رقم جمع کرنا - چیلنج کا - انعقاد، چونکہ درخواست کی لاگت جمع کی گئی ہے، اس لیے اسے دفعہ 117 کے فقرہ کی تعمیل سمجھا جا سکتا ہے - اس طرح انتخابی درخواست قابل قبول ہیں۔

انتخابی درخواست کے برقرار رکھنے کے سلسلے میں، اس اپیل میں غور کے لیے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا انتخابی درخواست گذار کے علاوہ کسی اور شخص کی طرف سے درخواست کے اخراجات کی ضمانت کے طور پر رقم جمع کرنا، عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 117 کی تعمیل کے طور پر مانا جا سکتا ہے۔

سوال کا مثبت جواب دیتے ہوئے اور اپیل کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1 عوامی نمائندگی ایکٹ دفعہ 117 کی شق کے مطابق 2,000 روپے جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ انتخابی درخواست پیش کرتے وقت لاگت کی ضمانت دینی ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا توضیع کا مقصد فضول انتخابی درخواستوں کی حوصلہ شکنی کرنا اور انتخابی درخواست میں بالآخر کامیاب ہونے والی جماعتوں کے حق میں لاگت کا توضیع کرنا ہو سکتا ہے۔ دفعہ 117 کی ذیلی دفعہ (2) عدالت عالیہ کو اختیار دیتی ہے کہ وہ انتخابی درخواست کے مقدمے کی سماعت کے دوران انتخابی درخواست گذار کو اس طرح کی مزید سیکیورٹی فراہم کرے جو مقدمے کے حقائق اور حالات کے لحاظ سے ضروری ہو۔ لہذا، یہ واضح ہوگا کہ 2,000 روپے کی ضمانتی رقم جمع کرنے کی ضرورت لازمی ہے اور انتخابی درخواست پیش کرتے وقت بھی یہی کرنا پڑتا ہے، لیکن جمع کے طریقے کے ساتھ ساتھ جمع کرنے والے شخص کو بھی زیر بحث عدالت عالیہ کے قواعد کے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے اور اس طرح اس عدالت کے کئی فیصلوں میں ڈائریکٹری قرار دیا گیا ہے۔ (102-ایف، جی، ایچ؛ 103-اے):

1.2. فوری معاملے میں، چونکہ انتخابی درخواست گزار کے ثبوت کے ساتھ ساتھ جواب دہندہ نمبر 5 کے ثبوت

غیر واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ انتخابی درخواست گزار ہے جس نے مطلوبہ رقم جمع کی تھی، عدالت عالیہ کے اس نتیجے میں کوئی کمزوری نہیں ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کی تعمیل ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں انتخابی درخواست کو مناسب طور پر قابل عمل قرار دیا گیا ہے اور اسے ایکٹ کی دفعہ 117 کی عدم تعمیل کی بنیاد پر دفعہ 86 کے تحت مسترد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ (105-اے، بی)

ایم کرونا ندھی وغیرہ بنام ایچ وی ہینڈے اور دیگر وغیرہ، (1983) 2 ایس سی آر 629 اور کے کامراجا نادر بنام کنجوتھیور اور دیگر، (1959) ایس سی آر 583، پر انحصار کیا

چرن لال ساہو بنام نند کشور بھٹ اور دیگر، (1974) 1 ایس سی آر، 294 اور ایلٹمیش رین بنام چندو لال اور دیگر، (1981) 3 ایس سی آر، ممتاز۔

راجندر سنگھ اور دیگر وغیرہ بنام محترمہ اوشارانی اور دیگران وغیرہ، (1984) 3 ایس سی آر 22، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2001 کی دیوانی اپیل نمبر 1734۔

2000 کے آئی آر نمبر میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 28.11.2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس ایس جوالی، این این راؤ، این ریڈی اور ایچ ڈی امرانا تھن۔

بالاجی سری نواسن، جواب دہندگان کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس: یہ اپیل کرناٹک عدالت عالیہ کے 1999 کے ایک عبوری درخواست نمبر 31 میں منظور کردہ 28.11.2000 کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔ اپیل کنندہ کو ستمبر 1999 کے دوران ہونے والے انتخابات میں 35-سندور اسمبلی حلقہ سے کرناٹک قانون ساز اسمبلی کے لیے منتخب قرار دیا گیا تھا۔ جواب دہندہ نمبر 5 ہیرو جی لاڈ نے بھی مذکورہ انتخاب لڑا تھا اور دوسری سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے تھے۔ شیواجی راؤ پوال، جو مذکورہ جواب دہندہ نمبر 5 کا انتخابی ایجنٹ تھے عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کے تحت کی دفعہ 81 کے تحت انتخابی درخواست دائر کی گئی جس میں اپیل کنندہ کے انتخاب کو مختلف بنیادوں پر چیلنج کیا گیا جس میں بدعنوان عمل کی بنیاد بھی شامل ہے۔ مقررہ طریقہ کار کے مطابق، اپیل کنندہ کو انتخابی درخواست کا نوٹس موصول ہونے پر، عدالت عالیہ کے سامنے پیش ہوا اور اس بنیاد پر ایکٹ کی دفعہ 86 کے تحت انتخابی درخواست کو مسترد کرنے کے لیے درخواست دائر کی کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کی عدم تعمیل ہوئی ہے۔ عدالت عالیہ نے اعتراض شدہ حکم کے ذریعے ابتدائیہ اعتراض کو مسترد کر دیا اور انتخابی عرضی کو قابل قبول قرار دیتے ہوئے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔ اپیل میں غور کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 117 کی عدم تعمیل ہوئی ہے؟ باب III میں ایکٹ کی دفعہ 86 انتخابی درخواست کے مقدمے سے متعلق ہے اور دفعہ (1) 86 میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ انتخابی درخواست کو خارج کر دے گی جو دفعہ 81 یا دفعہ 82 یا دفعہ 117 کی دفعات کی تعمیل نہیں کرتی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 117 لاگت کی ضمانت سے متعلق ہے اور اس طرح پڑھتا ہے:-

117. اخراجات کے لیے تحفظ۔(1) انتخابی درخواست پیش کرتے وقت، درخواست گزار عدالت عالیہ کے قواعد کے مطابق عدالت عالیہ میں درخواست کے اخراجات کی ضمانت کے طور پر دو ہزار روپے کی رقم جمع کرائے گا۔

(2) انتخابی درخواست کے مقدمے کی سماعت کے دوران، عدالت عالیہ، کسی بھی وقت درخواست گزار سے اخراجات کے لیے اس طرح کی مزید ضمانت دینے کا مطالبہ کر سکتی ہے جس کی وہ ہدایت کرے۔

اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا کہ اگر عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ انتخابی درخواست نے دفعہ 117 کی دفعات کی تعمیل نہیں کی تھی، تو اس انتخابی درخواست کو خارج کرنا پڑتا ہے۔

اپیل گزار نے الزام لگایا کہ 2,000 روپے کی رقم میں جمع کی گئی تھی

کرناٹک کی عدالت عالیہ کے ذریعے ہیرو جی لاڈ، جواب دہندہ نمبر 5، اور نہ کہ شیواجی راؤ پوال، انتخابی درخواست گزار کے ذریعے، اور اس لیے، ایکٹ کی توضیع 117 کی عدم تعمیل ہوئی ہے، کیونکہ مذکورہ شق کے تحت قانون کی ضرورت یہ ہے کہ درخواست گزار عدالت عالیہ کے قواعد کے مطابق عدالت عالیہ میں عرضی کی لاگت کے لیے ضمانت کے طور پر 2,000 روپے کی رقم جمع کرے۔ عدالت عالیہ نے انتخابی درخواست میں کیے گئے دعووں پر غور کیا کہ درخواست گزار نے جواب دہندہ نمبر 5 کے نام پر 2,000 روپے کی لاگت جمع کرائی تھی اور جواب دہندہ نمبر 5 کا ثبوت بھی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس نے کبھی 2,000 روپے کی ضمانت کی رقم جمع نہیں کی تھی، اور یہ انتخابی درخواست گزار ہی ہے جس نے جمع کیا تھا، اور کرناٹک عدالت عالیہ کے قواعد کے ساتھ ساتھ دستاویز نمائش پی-5 کی دفعات پر غور کیا، جو انتخابی درخواست کے ساتھ منسلک تھا، اور یہ مؤقف اختیار کیا کہ زیر بحث جمع درخواست گزار نے کیا تھا اور اسے انتخابی درخواست کی لاگت کے لیے ضمانت کے طور پر لیا جانا چاہیے، اور اس طرح ایکٹ کے دفعہ 17 کی تعمیل ہوئی ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے میں عدالت عالیہ نے چندرکا پرساد، بدھینا تھ جھا کامراجا نادر اور ایم کرونا ندھی کے مقدمات میں عدالت کے فیصلوں پر بھروسہ کیا۔

مسٹر ایس ایس جوالی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے زور دے کر دلیل دی کہ عدالت عالیہ کا نتیجہ مکمل طور پر غلط ہے اور کسی بھی طرح کے تصور سے نمائش پی-5 کے تحت لاگت کے طور پر جمع کی گئی رقم کو انتخابی درخواست گزار شری شیواجی راؤ پوال کی طرف سے جمع کرائی گئی رقم سمجھا جا سکتا ہے، اور اس لیے، دفعہ (1)86 میں فراہم کردہ ایکٹ کی دفعہ 117 کے لازمی تقاضوں کی عدم تعمیل کی وجہ سے انتخابی درخواست کو خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ مسٹر جوالی، فاضل وکیل نے الٹیمیش رین بنام چندولال چندرکر اور دیگر (1981) 3 عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 142، چرن لال ساہو بنام نند کشور بھٹ اور دیگر۔ (1974) 1 عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 295، راجندر سنگھ اور دیگر بنام محترمہ اوشا رانی اور دیگران وغیرہ، (1984) 3 عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 22 اور ایم کرونا ندھی وغیرہ بنام ایچ وی ہینڈے اور دیگر وغیرہ، (1983) 2 عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 629 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار کیا۔ دوسری طرف جواب دہندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر سری نواسن نے دلیل دی کہ ایکٹ میں ایک لاکھ روپے جمع کرنے کی فراہمی کی گئی ہے۔ فضول انتخابی درخواست کی حوصلہ شکنی کرنے اور انتخابی درخواست کے نتیجے کی بنیاد پر فریقین کو معاوضہ دینے کے واحد مقصد کے ساتھ لاگت کے لیے ضمانت کے طور پر 2,000 روپے،

اوراس معاملے میں قانون کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ مذکورہ رقم کون جمع کرسکتا ہے،خود انتخابی درخواست گزار کی طرف سے رقم جمع کیے جانے کے بعد عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کی تعمیل ہوئی ہے، اوراس لیے اس عدالت کو اس میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فاضل وکیل کے مطابق عدالت عالیہ کا نتیجہ جواب دہندہ نمبر 5 کے ثبوت سے مضبوط ہوتا ہے جس نے غیر واضح طور پر اشارہ کیا کہ اس نے کبھی 2,000 روپے کی رقم جمع نہیں کی تھی حالانکہ بظاہر اس کا نام رسید نمائش 5 پر ظاہر ہوتا ہے۔ .

اس عدالت کے مختلف فیصلوں کی جانچ پڑتال کرنے سے پہلے جس پر فریقین نے انحصار کیا ہے اور ایکٹ کی توضیع 117 کی دفعات کو دیکھنے سے پہلے، ہمارے لیے یہ واضح ہے کہ مذکورہ شق کے تحت انتخابی درخواست پیش کرتے وقت قیمت کے لیے 2,000 روپے ضمانت کے طور پر دینے ہوتے ہیں۔ مذکورہ توضیع کا مقصد فضول انتخابی درخواستوں کی حوصلہ شکنی کرنا اور انتخابات درخواست میں بالآخر کامیاب ہونے والی جماعتوں کے حق میں لاگت کا توضیع کرنا ہوسکتا ہے۔ دفعہ 117 کی ذیلی دفعہ (2) عدالت عالیہ کو اختیار دیتی ہے کہ وہ انتخابی درخواست کے مقدمے کی سماعت کے دوران انتخابی درخواست گذار کو اس طرح کی مزید ضمانت فراہم کرے جو مقدمے کے حقائق اور حالات کے لحاظ سے ضروری ہو۔ لہذا، یہ واضح ہوگا کہ 2,000 روپے کی ضمانتی رقم جمع کرنے کی ضرورت لازمی ہے اور انتخابی درخواست پیش کرتے وقت بھی یہی کرنا پڑتا ہے، لیکن جمع کے طریقے کے ساتھ ساتھ جمع کرنے والے شخص کو بھی زیر بحث عدالت عالیہ کے قواعد کے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے اور اس طرح اس عدالت کے کئی فیصلوں میں ڈائریکٹری قرار دیا گیا ہے۔

چرن لال ساہو بنام نند کشور بھٹ اور دیگر، (1974) 1 عدالت عظمی کی رپوٹیں میں، اپیل کنندہ نے انتخابی درخواست پیش کرتے ہوئے 2000 روپے کی لاگت جمع نہیں کی تھی، جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کے تحت ضروری ہے۔ انتخابی درخواست کو اس بنیاد پر عدالت عالیہ نے خارج کر دیا تھا، اس معاملے کو اس عدالت میں لے جایا گیا تھا اور اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کی دفعات لازمی ہیں اور عدالت عالیہ جمع شدہ ضمانت کی رقم کو کم کرنے یا اسے ختم کرنے کی مجاز نہیں ہے، اور اس کے نتیجے میں انتخابی کے ساتھ ضمانت کی رقم جمع نہ کرنا۔ عرضی عدالت کے پاس انتخابی عرضی کو مسترد کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں چھوڑتی۔ ہم یہ سمجھنے میں ناکام ہیں کہ یہ فیصلہ ہاتھ میں موجود مقدمے کے لیے کس طرح کسی مدد کا ہے جہاں یہ متنازعہ نہیں ہے، کہ انتخابی درخواست گزار کی طرف سے 2,000 روپے کی رقم جمع کی گئی تھی، جیسا کہ انتخابی درخواست گزار کے ثبوت کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ نمبر 5 کے ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے۔

آلٹمیش رین بنام چندولال اور دیگر، (1981) 3 عدالت عظمی کی رپوٹیں وں میں انتخابی درخواست گذار نے عرضی میں کہا تھا کہ ضمانت کی رقم 2000 روپے ہے، جمع کیے جارہے تھے، لیکن حقیقت میں ایسا کوئی جمع نہیں کیا گیا تھا اور اس لحاظ سے عدالت عالیہ نے دفعہ 117 کی دفعات کی عدم تعمیل کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ اپیل کیے جانے پر، اس عدالت نے عدالت عالیہ کے حکم کو اس نتیجے پر برقرار رکھا کہ دفعہ (1)86 کے تحت عدالت عالیہ کے پاس انتخابی درخواست کو مسترد کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا ہے جو دفعہ 117 کی دفعات کی تعمیل نہیں کرتا ہے۔ ہماری سمجھی جانے والی رائے میں، اس فیصلے کا اطلاق اس معاملے

پر بھی نہیں ہوتا جب تک کہ یہ قرار نہ دیا جائے کہ اگرچہ رقم انتخابی درخواست گزار کے ذریعے جمع کرائی گئی تھی لیکن اس سے اس کے فائدے کی ضمانت نہیں ہوگی کیونکہ جمع رقم کسی اور کے نام پر کی گئی تھی۔

اگلا فیصلہ جس پر مسٹر جوالی نے انحصار کیا وہ راجندر سنگھ اور دیگر بنام محترمہ اوشا رانی اور دیگران وغیرہ۔ (1984) 3 عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 22 کا معاملہ ہے۔اس معاملے میں عوامی نمائندگی ایکٹ دفعہ 117 کی دفعات زیر غور نہیں آئی تھیں اور دوسری طرف الزام یہ تھا کہ قانون کی دفعہ (3) 81 کی خلاف ورزی ہوئی ہے کیونکہ درخواست گزار کو دی گئی درخواست کی کاپی نہ تو درست تھی اور نہ ہی اصل درخواست کی درست کاپی۔ چونکہ یہ دلیل مسٹر جوالی نے نہیں اٹھائی تھی، لہذا اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے ہمیں مذکورہ مقدمے کے تناسب پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایم کرونا ندھی وغیرہ بنام ایچ وی ہینڈے اور دیگر وغیرہ، (1983) 2 عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 629 میں، عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ (1) 117 کی دفعات براہ ردیگران ت غور کے لیے سامنے آئیں۔اس معاملے میں عدالت عالیہ کے اسسٹنٹ رجسٹرار نے ہدایت کی کہ ضمانت کی رقم ریز رو بینک آف انڈیا میں عدالت عالیہ کے رجسٹرار کے کریڈٹ میں جمع کی جائے اور اس ہدایت کے مطابق، انتخابی درخواست گزار نے 2000 روپے کی رقم جمع کرائی۔ عدالت عالیہ کے رجسٹرار اور ریز رو بینک آف انڈیا کے کریڈٹ پر محکمہ اکاؤنٹس کی طرف سے جاری کردہ پہلے سے موصول چالان کے ساتھ توثیق کی تھی کہ اسے نقد میں موصول ہوا ہے۔انتخابی درخواست کی پائیداری پر زور دینے والے درخواست گزار دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کی دفعہ (1) 117 کی عدم تعمیل ہوئی ہے کیونکہ انتخابی درخواست کے قواعد کے قاعدے 8 میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ میں نقد رقم جمع کی جانی چاہیے اور اس اصول کو دفعہ 117 کی ذیلی دفعہ (1) کا حصہ سمجھا جانا چاہیے۔اس طرح یہ دلیل دی گئی کہ رجسٹرار عدالت عالیہ کے کریڈٹ پر ریز رو بینک آف انڈیا میں رقم جمع کرنے کو ایکٹ کی دفعہ (1) 117 کے لازمی تقاضوں کی تعمیل نہیں سمجھا جا سکتا۔اس دلیل کو اس عدالت نے مسترد کر دیا تھا اور یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ جمع کرنے کے طریقہ کار میں کچھ بھی غلط نہیں تھا اور جب محکمہ اکاؤنٹس کی طرف سے جاری کردہ پہلے سے موصولہ چالان کے ساتھ جمع کی گئی رقم رجسٹرار عدالت عالیہ اور ریز رو بینک آف انڈیا کے کریڈٹ پر بھیج دی جاتی ہے تو اس کی توثیق (نقد میں موصول) کی جاتی ہے، اس بات پر غور کیا جانا چاہیے کہ ادائیگی عدالت عالیہ میں کی گئی تھی اور توثیق والے پہلے سے موصولہ چالان کو رجسٹرار کی رسید سمجھا جانا چاہیے۔اس عدالت نے کے کامراجا نادر بنام کنجو تھیوار اور دیگر (1959) عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 583 کے معاملے میں اس عدالت کے پہلے فیصلے پر انحصار کیا، جو ایکٹ کی دفعہ 117 کی دفعات کے تحت ایک مقدمہ تھا، جیسا کہ یہ اس کی ترمیم سے پہلے تھا، جس میں رسید سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جمع کیا گیا تھا لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ جمع انتخابی کمیشن کے سکریٹری کے حق میں کیا گیا تھا۔ جو سوال پیدا ہوا اس میں سے ایک یہ تھا کہ کیا دفعہ 117 میں موجود 'انتخابی کمیشن کے حق میں' کا بیان محاورہ، جیسا کہ اس وقت تھا، کردار میں لازمی تھا یا نہیں، اور اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 117 کا پہلا حصہ اگرچہ لازمی ہے، لیکن بعد کا حصہ نہیں۔اس نکتے پر حکام کو ضرب دینا ضروری نہیں ہے، لیکن یہ کہنا کافی ہے کہ انتخابی درخواست دائر کرتے وقت 2,000 روپے کی رقم جمع کرنی ہوگی اور یہ بلاشبہ لازمی ہے، لیکن جس کے بذریعے رقم جمع کی جائے گی وغیرہ کو لازمی نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے، اور اس معاملے میں انتخابی درخواست گذار کا ثبوت ہونے کے ساتھ

ساتھ مدعا نمبر 5 کا ثبوت غیر واضح طور پر یہ بتاتا ہے کہ یہ انتخابی درخواست گذار ہے جس نے 2,000 روپے کی رقم جمع کی تھی، ہمیں عدالت عالیہ کے اس نتیجے میں کوئی کمزوری نظر نہیں آتی ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کی تعمیل ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں انتخابی درخواست کو مناسب طور پر برقرار رکھا گیا ہے اور اسے ایکٹ کی دفعہ 117 کی عدم تعمیل کی بنیاد پر دفعہ 86 کے تحت مسترد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لیے ہمیں اپیل میں کوئی اہلیت نہیں ملتا، جسے اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایس۔کے۔ایس۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document